تونس کے عائلی قوانین ـــــــــ ایک تجزیاتی مطالعہ

شبیر احمد *

حافظ عبدالباسط خان **

عائلی قوانین کسی مذہب، ثقافت یا ملک کے بارے اس کے ماننے یا اس میں رہنے والوں کے مجموعی مزاج زن وشو کے تعلقات کی نوعیت اور خاندانی نظام کے مظہر ہوتے ہیں۔ دین مبین، دین اسلام سے جہاں زندگی کا ہر شعبہ واضح احکام خداوندی کے دائرہ میں آتا ہے، پھر یہ دین، دین فطرت بھی ہے جہاں ہر حکم فطرت سلیمہ کے عین مطابق ہے۔ اسلام کے عائلی تعلیمات یا تو براہ راست قرآن وسنت میں مذکور ہیں یا علم وخشیت کے حامل علماء کے حاصلاتِ اجتہاد ہیں۔ جب تک مسلمان استخلاف فی الارض کے رتبہ پر فائز رہے، ہر ہر علاقہ میں کسی ایک معین مسلک فقہ کی عملداری قضاء اور افتاء میں جھلکتی رہی۔ لیکن جونہی وھن ونفاق کی دیمک نے اس امت کو کھوکھلا کرنا شروع کیا، تمدن ومعاشرت، تجارت ومعیشت کے رجحانات ومعیارات سب مغضوب وضال اقوام طے کرنے لگیں، ایسے میں معین مسلک کی انتظامی پابندی کو ملکی سطح پر تقنین کے باب میں قائم رکھنا مشکل ہوا اور مدون قوانین میں پورے اسلامی ذخیرے سے انتخاب واختیار کا طریقہ گویا ایک تحریک کی شکل اختیار کر گیا۔ اب تمام مسلم ممالک جہاں مدون عائلی قوانین نافذ ہیں ، ان کو دو پہلوؤں سے زیر تحقیق لانے کی ضرورت ہے۔ ایک اس پہلو سے کہ دور استعمار سے آزادی پر کہیں ان کے قوانین پر اس خاص دور کا اثر تو نہیں پڑا اور کہیں مغرب کے وہ قوانین جو خالص بشری کاوش ہیں اور ایک خاص فکر کے غماز ہیں، الٰہی ہدایت سے کشید کیے گئے احکام پر غالب تو نہیں آگئے۔ دوسرا یہ کہ مختلف فقہی مسالک کی یکجائی کسی حد تک مطلوبہ مقاصد کے حصول میں کامیاب ہوئی ہے۔ اس تناظر میں سطور ذیل میں جدت کے راستے پر گامزن ایک مسلم ملک کے عائلی قوانین کا تعارف پیش کیا جا رہا ہے۔

اسلام میں عبادات کے بعد سب سے اہم شعبہ عائلی قوانین کا ہے۔ مسلمانوں کے عائلی قوانین (Personal Law) ان کے دین کا ایک جزو ہے اور یہ مسلمانوں کی شناخت کی ایک واضح علامت ہے۔ مسلمانوں کے عائلی قوانین قرآن وسنت اور فقہ سے ماخوذ ہیں۔ نکاح، طلاق، مہر، میراث کے بارے میں اسلام نے تفصیلی احکام دیئے ہیں۔ ڈاکٹر گستاؤلی بان [1] اپنی کتاب "تمدن عرب" میں لکھتے ہیں۔

---

*ریسرچ اسکالر، شیخ زاید اسلامک سنٹر، پنجاب یونیورسٹی لاہور، پاکستان

**اسسٹنٹ پروفیسر، شیخ زاید اسلامک سنٹر، پنجاب یونیورسٹی لاہور، پاکستان

" منکوحہ عورتوں کے قانونی حقوق جو از روئے احکام قرآنی اور کتب فقہ مقرر ہوئے ہیں یورپ کی عورتوں کے حقوق سے بدارج زیادہ ہیں۔ مسلمان عورت کو نہ صرف فقط مہر ملتا ہے بلکہ اسے اپنی ذاتی املاک پر پورا قبضہ حاصل ہے اور اسے کبھی اخراجات شادی میں حصہ دینا نہیں پڑتا۔ جس وقت اسے طلاق دی جائے تو نان و نفقہ ملتا ہے اور جب بیوہ ہو جائے تو ایک سال تک شوہر کے مال میں سے نفقہ اور ارث میں ایک مخصوص حصہ دیا جاتا ہے۔ "[۲]

سلطنت عثمانیہ نے ۱۹۱۷ء میں عائلی قانون حقوق العائلۃ العثمانی[۳] کے نام سے نافذ کیا۔ یہ اسلامی دنیا میں پہلا مدون عائلی قانون تصور کیا جاتا ہے۔[۴] حقوق العائلہ العثمانی کی تدوین سے پہلے مسلم ممالک میں قاضی حضرات نصوص شرعیہ اور فقہی کتابوں میں ذکر شدہ فقہی احکام کے مطابق فیصلے کرتے تھے۔ جب سلطنت عثمانیہ نے حقوق العائلہ العثمانی (عائلی قوانین) وضع کیے تو پھر مسلم دنیا میں اس پر عمل ہوتا رہا۔ بلکہ سلطنت عثمانیہ کے زوال کے بعد اکثر مسلم ممالک میں یہ قانون نافذ رہا۔ تونس بھی ان ممالک میں سے ایک ہے جہاں یہ قانون نافذ رہا۔ سلطنت عثمانیہ کے امراء چونکہ حنفی تھے اس لئے ان کے زیر اثر اہل تونس بھی فقہ حنفی سے متاثر ہوئے۔[۵] البتہ فقہ حنفی کو یہاں کے ممالک میں فقہ مالکی جیسی پذیرائی نہ ملی۔[۶]

فرانس کے تسلط کے دوران تونس کے عائلی قوانین میں کوئی رد و بدل نہیں ہوئی۔ حکومت فرانس نے تونس کے سول لاء، کریمنل لاء اور کمرشل لاء میں تبدیلیاں کیں لیکن عائلی قوانین میں کوئی تغیر و تبدیلی نہیں کی۔[۷] M. M. Charrad[۸] لکھتی ہیں:

> The French colonized Tunisia from 1881 until 1956and left Islamic family law in place throughout the period for theTunisian population, in part because they could exert their rule without changing family law. Furthermore, they knew that a family lawreform could be politically explosive. Nationalist leaders also wantedto keep Islamic family law. They took it as a symbol of culturalidentity to be preserved at all cost in the fight against colonization.[9]

استعمار فرانس ۱۸۸۱ء سے لیکر ۱۹۵۶ء تک تونس کے عائلی قوانین میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ کیونکہ فرانسیسی استعمار عائلی قوانین میں تبدیلی لائے بغیر بھی اپنی حکومت چلا سکتی تھی۔ علاوہ ازیں وہ جانتے تھے کہ تونس کے عائلی قوانین میں تبدیلی کہیں سیاسی تبدیلی کے لئے دھماکہ خیز مواد ثابت نہ ہو۔ تونس کے قوم پرست رہنما بھی عائلی

قوانین میں تبدیلی کے خلاف تھے۔ وہ عائلی قوانین کو ثقافتی نشان سمجھتے تھے اور اسے ہر قیمت پر بحال رکھنا چاہتے تھے، چاہے اس کی حفاظت لئے استعماری طاقت کے خلاف لڑنا بھی پڑے۔

فرانس کے زیر تسلط آتے ہی آزادی پسند لوگوں نے کوششیں شروع کیں۔ جامعہ الزیتونیہ ،مدرسہ الخلدونیہ [۱۰] اور مدرسہ الصادقیہ [۱۱] کے فضلاء اور طلباء نے اپنی تحریروں، تقریروں اور جلسے جلوسوں سے عوام میں آزادی کے جذبات کو اجاگر کرنا شروع کیا۔[۱۲] ان مدارس کے فضلاء نے ملک کی آزادی کے لئے مختلف تنظیمیں بنائی۔ الصادقیہ کے فضلاء نے ۱۹۰۵ء میں ایک تنظیم بنائی جس کانام جمعیۃقدماء تلامذۃالمدرسۃالصادقیۃ تھا۔ ان طلباء وفضلاء نے قیدوبند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ الصادقیہ کے فضلاء نے پہلے الرائد التونسی اور پھر الحاضرۃ کے نام سے عربی زبان میں چھپنے والے ہفتہ وار اخبار جاری کیے۔[۱۳] ۱۹۰۷ء میں ایک جماعت الشباب التونسی [۱۴] نے فرانسیسی اور عربی دونوں زبانوں میں چھپنے والا ایک اخبار "التونسی" جاری کیا۔[۱۵]

ان جامعات کے علاوہ تونس کی بیداری میں جمال الدین افغانی [۱۶]، محمد عبدہ [۱۷]، اور شکیب اِرسلان [۱۸] کے اثرات بھی کافی تھے۔ محمد عبدہ ۱۸۸۴ء میں دو مرتبہ تونس آئے تھے اور انہوں نے مدرسہ خلدونیہ کی تاسیس کے بارے میں بشیر صفر [۱۹] کو مفید مشورے دیئے تھے۔ اس طرح شکیب اِرسلان تونس کے قوم پرستوں اور مشرق کے مسلمان رہنماؤں کے درمیان رابطہ کا کام دیتے تھے۔[۲۰]

فرانس سے آزادی حاصل کرنے کے بعد فوراً مملکت تونس [۲۱] کے بادشاہ محمد الامین باشا بای [۲۲] کی طرف سے وزیر عدل وانصاف احمد المستیری [۲۳] نے ۱۳ اگست ۱۹۵۶ء کو مجلۃ الاحوال الشخصیہ (عائلی قوانین کا مجلّہ) پیش کیا۔ تاہم اس کی نشرواشاعت ۱۳ اگست ۱۹۵۶ء ہوئی اور یکم جنوری ۱۹۵۷ء سے تونس میں نافذ العمل ہو گیا۔[۲۴]

تونس کا جدید عائلی قوانین کی طرف پیش قدمی کے منجملہ دیگر اسباب کے تین بڑے وجوہات یہ تھے:

۱۔ تونس کے شرعی عدالتوں دو قاضی ہوتے تھے ایک حنفی اور دوسرا مالکی۔ وہ اسلامی شریعت کی روشنی میں اپنے اپنے مسلک کے مطابق لوگوں کے تنازعات و مقدمات کے فیصلے کرتے تھے۔ فقہی اختلاف کی بناپر بعض مسائل میں دونوں قاضیوں کے فیصلے مختلف ہوتے تھے۔[۲۵] جس کی وجہ سے لوگوں کو اپنے تنازع حل کرنے میں مشکلات درپیش تھیں۔ تونس کے عوام وخواص نے قوانین میں مثبت تبدیلی لانے کے لئے غور شروع کیا۔

۲۔ جدیدیت کی تحریک انیسویں صدی عیسوی اور بیسویں صدی عیسوی کے اوائل میں مشرق وسطیٰ میں زوروں پر تھی۔ کئی ممالک نے جدیدیت سے متاثر ہو کر خواتین کے حقوق کے لئے اپنے قوانین میں مثبت تبدیلیاں کیں۔ اس دورانیے میں ملکی قانون، جنسی مساوات، حقوق نسواں اور حق شہریت جیسی موضوعات عوامی بحثوں اور میڈیا کے توجہ کا مرکز تھیں۔ پروفیسر ایمل گرامی [۲۶] لکھتی ہیں:

> Throughout the twentieth century, the status of women in Tunisiahas been caught up in political wars fought largely over other issues such ascolonialism, nationalism, modernity, and Islamic cultural identity. By taking thedecision to reform the family law, the state redefines rights and obligations for allcitizens. Behind the promulgation of a new family law there is a vision of a modernsociety.[۲۷]

بیسویں صدی عیسوی کے دوران تونس میں حقوق نسواں سیاسی جنگ وجدال کی نظر ہوگئی۔ یہ لڑائیاں استعماریت، قومیت، جدیدیت اور اسلامی ثقافت کی شناخت کے لئے لڑی گئیں۔ ریاست نے عائلی قوانین میں اصلاح کے ساتھ ساتھ تمام شہریوں کے حقوق کو از سر نو ترتیب دی۔ جدید عائلی قوانین کی تدوین اور تشہیر ایک جدید معاشرے کی عکاسی کا مظہر ہے۔

۳۔ تونس میں حقوق نسواں کی تحاریک کی کوششیں بھی عدالتی نظام میں تبدیلی کے لئے محرک بنیں۔ حقوق نسواں کے لئے سنہ ۱۹۳۰ء میں جامعہ زیتونہ کے ایک فاضل طاہر حداد نے امرأتنا فی الشریعۃ والمجتمع (ہماری عورت شریعت اور معاشرے میں) نامی کتاب لکھی۔ انہوں نے لکھا ہے کہ اسلام تعدد ازواج کی اجازت نہیں دیتا۔ تعدد ازواج تو زمانہ جاہلیت کے بری رسموں میں سے ایک رسم ہے جسے اسلام نے تدریجا روک لیا۔[۲۸] طلاق کے بارے میں لکھتا ہے کہ یہ مرد اور عورت دونوں کا یکساں حق ہے۔[۲۹] اسی طرح حجاب کے متعلق لکھتا ہے کہ اسلام نے عورت کو پورے جسم ڈھانپنے کا حکم نہیں دیا ہے۔[۳۰] طاہر حداد نے عورتوں کی آزادی پر زور دیتے ہوئے کہا کہ تونس کی آزادی عورت کی آزادی کے بغیر ادھوری اور نامکمل ہے۔[۳۱] طاہر حداد کو اپنے ان نظریات کی وجہ سے تونس کے معاشرے میں بھرپور مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا۔[۳۲] تاہم اس کتاب کی تصنیف نے تونس کے معاشرے میں عائلی قوانین کی تدوین و تشکیل کے لئے ایک راہ فراہم کی۔

تونس کے معاشرے میں عورتوں کی حالت زار کا اندازہ لگاتے ہوئے علماء نے اپنی تقریروں اور تحریروں میں اس کو موضوع بنایا۔ تونس کے ایک عظیم مورخ احمد بن ابی الضیاف[۳۳] نے رسالة في حقوق المرأة[۳۴] لکھا جو دراصل یورپ کی طرف سے مسلمان عورت کی حالت پر وارد اعتراضات کے جوابات پر مشتمل ہے۔ اسی طرح الشیخ محمد السنوسی[۳۵] عورتوں کے حقوق میں اپنے ایک پیغام میں لکھتے ہیں:[۳۶]

میں عورت کو عقیدت و احترام کا سلام پیش کرتا ہوں۔ اسلام ہمیں اپنی ماؤں کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیتا ہے، اپنی بیویوں اور بیٹیوں کے ساتھ محبت کرنے کا حکم دیتا ہے۔ ان کے ساتھ رشتے کو جوڑنے کا حکم دیتا ہے اور ہمیں ان کے حقوق ادا کرنے کا حکم دیتا ہے۔ محمد سنوسی نے عورتوں کے لئے مساوی حقوق کی بات کی۔[۳۷]

عائلی قوانین کی تشکیل وتدوین کے لئے تونس کے علماء نے ایک کمیٹی بنائی۔ اس کمیٹی کے سربراہ شیخ الاسلام محمد العزیز جعیط[۳۸] تھے۔ جب ۱۹۴۷ء میں وہ تونس کے وزیر عدل و انصاف مقرر ہوئے تو انہوں نے عائلی قوانین پر مشتمل ایک مجلّہ لکھنے کا ارادہ کیا۔ ان کا خیال تھا کہ ایسا مجلّہ تیار کیا جائے جو دور جدید کے ہم آہنگ اور فقہ مالکی و فقہ حنفی کے راجح اقوال پر مشتمل ہو۔ انہوں نے لائحۃ مجلۃ الاحکام الشرعیۃ کے نام سے عائلی قوانین مرتب کیے۔ لیکن استعماری طاقت کی موجودگی میں یہ قوانین نافذ نہ ہو سکے۔[۳۹]

یہ مجلّہ ۷۶۸ صفحات پر مشتمل ہے، جس میں ۲۴۶۳ آرٹیکلز ہیں۔ حنفی اور مالکی فقہ سے اخذ شدہ قوانین کو متوازی کالموں میں لکھا گیا ہے۔ اس مجلّہ کے ۳۰۰ صفحات عائلی قوانین پر مشتمل ہے۔ جس میں کل ۹۰۳ دفعات ہیں۔[۴۰]

مجلّہ میں تین کتابیں ہیں۔ جن کے عنوانات یہ ہیں: ۱۔ الاحکام المختصة بالانسان وفيه ابواب ، الباب الاول فی النكاح، ۲۔ الميراث ۳۔ احكام الحجر و اسباب الحجر

ان کتابوں میں پھر ابواب اور فصول ہیں۔ جس کے تحت فقہ مالکی اور فقہ حنفی کے راجح اقوال درج ہیں۔[۴۱]

تونس کے عائلی قوانین کا مجلۃ الأحوال الأحوال الشخصیہ کا زیادہ تر حصہ الشیخ جعیط کے مرتب کردہ قوانین سے ماخوذ ہے۔

مثال کے طور پر الشیخ جعیط کے مرتب کردہ لائحة مجلة الاحكام الشرعية کا پہلا مادہ ہے:

الفقه المالكي

كل من الوعد في النكاح والمواعدة به لا يعتبر نكاحا و لا يقضى بالوفاء به فللمخاطب العدول عمن خطبها و للمخطوبة او وليها رد الخاطب و لو بعد قبول المهر كله ا وبعد قبول هدية الخطبة او هدايا المراسم[۴۲]

الفقه الحنفي

الوعد بالنكاح في المستقبل و مجرد قراءة الفاتحة بدون عقد شرعي بايجاب و قبول لا يكون كل منهما نكاحا، و للمخاطب العدول عمن خطبها و للمخطوبة رد الخاطب و لو بعد قبولها او قبول وليها ان كانت قاصرة هدية الخطبة ود فعه المهر كله او بعضه[۴۳]

یہی عبارت تونس کے مجلۃ الأحوال الشخصیہ کے آرٹیکل نمبر ۱ اور ۲ میں اسی طرح مذکور ہے:

الفصل الأوّل۔کل من الوعد بالزواج والمواعدة به لا يعتبر زواجا ولا يقضى به.

الفصل ٢ – لكلّ واحد من الخطيبين أن يستردّ الهدايا التي يقدّمها إلى الآخر، ما لم يكن العدول من قبله أو وجد شرط خاص۔[۴۴]

نکاح سے پہلے طرفین کے درمیان کئے گئے وعدے کا اعتبار نہیں ہوگا اور نہ ہی یہ نکاح تصور کیا جائے گا۔ نکاح کا پیغام دینے والے مرد اور عورت دونوں کو پیشگی دیئے گئے تحفے تحائف کے واپس لینے کا اختیار ہے، جب تک نکاح سے فرار مرد کی طرف سے نہ ہو۔

تونس کے عائلی قوانین کا مجلۃ الأحوال الشخصیہ کا زیادہ تر حصہ الشیخ جعیط کے اسی مرتب کردہ قوانین سے ماخوذ ہے۔ لیکن مجلۃ الاحوال الشخصیۃ میں طلاق اور تعدد ازاوج کے متعلق مادے الشیخ جعیط کے لائحۃ سے نہیں لیے گئے ہیں۔[۴۵]

ابتدائی طور پر وصیت اور ہبہ کے متعلق احکام اس مجلّہ کا حصہ نہ تھیں جو بعد میں اس کا حصہ بنیں۔ اس کی وجہ Anderson[۴۶] .J. N. D یہ بیان کرتے ہیں کہ چونکہ اس مجلّہ میں زیادہ تر استفادہ الشیخ جعیط کا مرتب کردہ لائحۃ الاحکام الشرعیۃ سے کیا گیا ہے اور اس لائحہ میں وصیت کے احکام دوسرے عائلی قوانین کے ساتھ متصلاً بیان نہیں ہوئے تھے بلکہ یہ احکام الگ طور پر دوسری جگہ بیان ہوئے تھے۔[۴۷]

تونس کے عائلی قوانین ــــــــ تدوین کا طریقہ کار:

تونس کے عائلی قوانین عرب ممالک میں جدید قانون سازی کی طرف ایک پیش رفت تھا۔ نومبر ۲۰۰۶ء میں لائبریری آف کانگریس نے واشنگٹن ڈی سی میں ایک مجلس مباحثہ منعقد کرانے کا اہتمام کیا۔ اس مجلس میں جسٹس Sandra Day O'Connor[۴۸] نے کہا کہ تونس بقیہ مسلم ممالک کے لئے عائلی قوانین کے حوالے سے ایک ماڈل ملک ہے۔[۴۹] تونس کے عائلی قوانین کی تدوین میں درج ذیل اہم باتوں کا لحاظ رکھا گیا ہے۔[۵۰]

۱۔ کسی متعین مسلک کی عدم تقلید:

تونس کے عائلی قوانین میں کسی ایک متعین مذہب کی تقلید کی قید نہیں ہے۔ بلکہ مذاہب اربعہ کے علاوہ دوسرے فقہاء کے اقوال سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔ عائلی قوانین کی تدوین میں تلفیق Patching[۵۱] سے کام لیا گیا۔

پروفیسر John L. Esposito[52] تلفیق کی وضاحت اس طرح کرتے ہیں:

Talfiq is a method by which the views of different schools or jurists are combined to form a single regulation.[53]

تلفیق ایک ایسا طریقہ ہے کہ جس کے ذریعے مختلف مسلکوں یا فقہاء کے اقوال کو اکھٹا کر کے اس سے ایک مرکب ضابطہ بنایا جائے۔

تلفیق کا جواز اور عدم جواز معاصر اہل علم کی بحث کا بہت بڑا موضوع ہے۔ تلفیق کے مانعین اور مجوزین دونوں کے پاس اپنے اپنے دلائل ہیں۔ تلفیق اگر محرمات کو حلال یا حلال کو حرام ٹھہرانے والی ہو تو ایسی تلفیق جائز نہیں ہے[54]۔ اسی طرح وہ تلفیق جو جان بوجھ کر مختلف مسلکوں میں رخصتیں تلاش کرنے کے لئے ہو یا نفس کی خواہش کی بناپر ہو، بھی حرام ہے۔[55]

۲۔ سد ذرائع پر عمل:

تونس کے عائلی قوانین کی تدوین میں سد ذرائع سے بھی کام لیا گیا ہے۔ سد ذرائع سے مراد ایسے امور وسائل کو حرامقرار دینے کا نام ہے جو کسی حرام کام میں پڑ جانے کا سبب بنے۔[56] وہ ذرائع اور وسائل فی نفسہ حرام نہ ہو بلکہ کسی دوسرے حرام کام کا ذریعہ بننے کی وجہ سے حرام قرار دیئے گئے ہوں۔

امام مالکؒ کے نزدیک سد ذرائع ایک مستقل دلیل ہے اور انہوں نے فقہی احکام کے استنباط میں اس سے استفادہ کیا ہے۔ فقہ مالکی کی کتب میں ذرائع یا سد ذرائع کے تحت مختلف فقہاء نے اس فقہی دلیل کو تفصیل بیان کی ہے۔[57]

۳۔ مقاصد شریعت سے استفادہ:

تونس کے عائلی قوانین کی تدوین میں مقاصد شریعت سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔ مقاصد شریعت سے مراد وہ اہداف، اِغراض ہیں جو اسلامی شریعت کے جملہ احکام میں بالواسطہ یا بلاواسطہ پیش نظر رہتے ہیں۔ شریعت کے احکام میں جو مصلحتیں پنہاں ہیں اور جو حکمت پیش نظر ہے، اس کا مطالعہ مقاصد شریعت کے عنوان کے تحت کیا جاتا ہے۔[58] محمد طاہر ابن عاشور[59] علم مقاصد شریعت کی تعریف اس طرح کرتے ہیں:

أما علم مقاصد الشريعة فهو عبارة عن الوقوف على المعاني والحكم الملحوظة للشارع في جميع أحوال التشريع أو معظَمِها. وتدخل في ذلك أوصاف الشريعة وغاياتها العامة، والمعاني

التي لا يخلو التشريع من ملاحظتها. وكذلك ما يكون من معانٍ من الحكم لم تكن ملحوظة في سائر أنواع الأحكام، ولكنها ملحوظة في أنواع كثيرة منها۔[۶۰]

علم مقاصد شریعت شرعی احکام میں شارع کے ملحوظہ اَسباب اور حکمتوں کو جاننے کا نام ہے۔اس میں شریعت کے اوصاف اور عام فائدے بھی داخل ہیں اور ایسے مقاصد و اَسباب بھی جن کو شریعت نے ملحوظ رکھا ہے۔اسی طرح وہ معانی جو تمام احکام میں ملحوظ نہ ہو بلکہ اکثر اَنواع میں ملحوظ ہو۔

دور حاضر میں بعض اہل علم صرف مقاصد شریعت کو بنیاد بنا کر اجتہاد کے قائل بلکہ مصر ہیں۔ ڈاکٹر محمود احمد غازی[۶۱] نے مقاصد شریعت کو بنیاد بنا کر اجتہاد کرنے کو خطرناک کہا ہے۔[۶۲]

تونس کے عائلی قوانین کی تدوین مسلم عرب دنیا میں جدت کے حوالے سے قانون سازی کی واحد اور پہلی مثال تھی۔ اس ضابطے کے تحت ملک میں پہلے سے قائم شرعی عدالتیں ختم کی گئیں اور اس کی جگہ سیکولر عدالتوں نے لی۔[۶۳] یہ مجلّہ درج ذیل بارہ کتابوں (حصوں) پر مشتمل ہے۔

الكتاب الأول: الفصول من ١ إلى ٢٨ في المراكنة
الكتاب الثاني: الفصول من ٢٩ إلى ٣٣ في الطلاق
الكتاب الثالث: الفصول من ٣٤ إلى ٣٦ في العدّة
الكتاب الرابع: الفصول من ٣٧ إلى ٥٣ في النفقة
الكتاب الخامس: الفصول من ٥٤ إلى ٦٧ في الحضانة
الكتاب السادس: الفصول من ٦٨ إلى ٧٦ في النّسب
الكتاب السابع: الفصول من ٧٧ إلى ٨٠ في أحكام اللقيط
الكتاب الثامن: الفصول من ٨١ إلى ٨٤ في أحكام المفقود
الكتاب التاسع: الفصول من ٨٥ إلى ١٥٢ في الميراث
الكتاب العاشر: الفصول من ١٥٣ إلى ١٧٠ في الحجر والرشد[٦٤]

ابتدائی طور پر وصیت اور ہبہ کے متعلق احکام اس مجلّہ کا حصہ نہ تھیں جو بعد میں اس کا حصہ بنیں۔اس کی وجہ J. N. D. Anderson[۶۵] یہ بیان کرتے ہیں کہ چونکہ اس مجلّہ میں زیادہ تر استفادہ الشیخ جعیط کا مرتب کردہ لائحۃ الاحکام الشرعیۃ سے کیا گیا ہے اور اس لائحہ میں وصیت کے احکام دوسرے عائلی قوانین کے ساتھ متصلاً بیان نہیں ہوئے تھے بلکہ یہ احکام الگ طور پر دوسری جگہ بیان ہوئے تھے۔[۶۶]

۱۹۵۸ء کو تونس کے عائلی قوانین میں متبنی[۶۷] بنانے کے احکامات کا اضافہ کیا گیا۔ ۱۹۵۹ء کو وصیت کے متعلق ایک باب کا اضافہ کیا گیا۔[۶۸] ۲۸ مئی ۱۹۶۴ کو مجلّہ میں بارہویں کتاب جو ہبہ کے متعلق ہے کا اضافہ کیا گیا۔ اس کے بعد یکے بعد دیگرے مجلّہ میں ترمیمات کی گئیں۔ ۱۲جولائی ۱۹۹۳ء کو اس مجلّہ میں سب سے اہم

جنسی مساوات کے حوالے سے ترمیم کی گئی۔ مرد اور عورت دونوں کو یکساں طور پر گھریلو اور خاندانی امور کے علاوہ اولاد پر خرچ کرنے کا ذمہ دار بنایا گیا۔[۶۹]

جس میں مختلف موضوعات کے تحت کل ۲۱۳ دفعات ہیں۔ جو عربی اور فرانسیسی زبان میں ہے۔ اس ضابطے کے نفاذ جدت اور اصلاح کی طرف ایک اہم قدم شمار کیا جاتا ہے۔ مغربی دنیا میں یہ ضابطہ اسلام کی ایک نئی اور جدید تشریح سے تعبیر کیا گیا۔[۷۰] مذہبی لوگوں نے ہر چند اس کی مخالفت کی لیکن وہ بے بس تھے کیونکہ ان کے پاس کوئی طاقت نہیں تھی۔[۷۱]

تونس کا ضابطہ برائے عائلی قوانین اسلامی عائلی قوانین میں اہم تبدیلیوں کا مظہر ہے۔ خاص طور پر اس وجہ سے کہ اس میں تعدد ازواج ممنوع قرار دی گئی اور طلاق کا اختیار کو عدالتوں کو دیا گیا ہے۔ طلاق، حضانت (پرورش) اور نسب جیسے مسائل میں بھی عورتوں کے اختیارات کو وسیع کیا۔ حقوق نسواں نے اسے بہت زیادہ سراہا اور اس کو عملی جامہ پہنانے کا عہد کیا۔ حقوق نسواں کی تنظیموں کی طرف سے عرب دنیا میں تعدد ازواج کو خواتین کے حقوق کی پامالی کا بہت بڑا سبب سمجھا جاتا ہے۔ عرب دنیا میں تونس وہ واحد اور پہلا ملک ہے جہاں دوسرا نکاح کرنا ایک قانونی جرم ہے۔ مجلۃ الاحوال الشخصیہ کے آرٹیکل نمبر ۱۸ میں اس طرح لکھا ہوا ہے۔

كل من تزوج وهو في حالة الزوجية وقبل فك عصمة الزواج السابق يعاقب بالسجن لمدة عام وبخطية قدرها مائتان وأربعون ألف فرنك أو بإحدى العقوبتين ولو أن الزواج الجديد لم يبرم طبق أحكام القانون[۷۲].

یعنی جس شادی شدہ شخص نے سابقہ نکاح کے ہوتے ہوئے دوسرا نکاح کیا تو اس شخص ایک سال قید کی سزا اور دو لاکھ چالیس ہزار فرنک[۷۳] جرمانہ کیا جائے گا چاہے نیا نکاح قانون کے مطابق نہ بھی ہو۔

اسی طرح طلاق کے متعلق مجلّہ کے آرٹیکل ۳۰ اور ۳۱ میں اس طرح مذکور ہے۔

۳۰۔لا يقع الطلاق إلا لدى المحكمة ۳۱۔حكم بالطلاق ۱:. بتراضي الزوجين، ۲. بناء على طلب أحد الزوجين بسبب ما حصل له من ضرر، ۳. بناء على رغبة الزوج إنشاء الطلاق أو مطالبة الزوجة به[۷۴].

عدالت کے روبرو دی گئی طلاق کا اعتبار ہوگا۔ طلاق زوجین کی رضامندی سے واقع ہوگی۔ اگر میاں بیوی میں سے کسی ایک کو نکاح کی وجہ سے نقصان پہنچتا ہو یا میاں بیوی میں سے کوئی ایک طلاق لینے کی خواہش کرے تو عدالت ان صورتوں میں طلاق کی ڈگری جاری کرے گی۔

سنہ ۱۹۹۳ء میں جب اس مجلّہ میں ترمیم کی گئی تو اس کے بعد اب تونسی خاتون کو یہ حق حاصل ہوا کہ جس طرح تونسی مرد چاہے جہاں اور جس ملک کے خاتون سے شادی کر کے بچہ جنے تو وہ بچہ تونسی شمار ہوگا تو اسی طرح اگر تونسی خاتون جہاں اور جس ملک کے مرد سے نکاح کرے اور بچہ جنے تو وہ بچہ تونسی شمار ہوگا۔[۴۵]

۲۰۰۸ء کو بچے کے پرورش کرنے والی ماں کی سکونت اور رہائش کے حوالے سے ترمیم کی گئی۔ مجلّہ کے آرٹیکل نمبر ۵۶ یوں ہے:

ان مصاريف شؤون المحضون تقام من ماله الخاص والا فمن مال أبيه واذا لم يكن للحاضنة مسكن فعلى الأب إسكانها مع المحضون۔[۴۶]

"محضون (وہ بچہ جو زیر پرورش ہے) کے اخراجات اسکے خاص مال سے ادا کئے جائیں اگر ایسا ممکن نہ ہو تو والد کے مال میں سے ادا کئے جائیں گے۔ اگر حاضنہ (پرورش کرنے والی والدہ) کا گھر نہ ہو تو والد کے ذمہ ہے کہ بچے کے ساتھ اس کی پرورش کرنے والی والدہ کے لئے بھی رہائش کا بندوبست کرے۔"

اس حوالے سے عائلی قوانین میں انتہائی سختی برتی گئی ہے۔[۴۷]

۲۰۱۷ء حکومت تونس نے جنسی مساوات کے حوالے سے معاصر اسلامی دنیا میں ایک جدید فیصلہ کیا کہ تونس کی خواتین کو اجازت ہے کہ وہ اپنے شریک حیات کے انتخاب میں آزاد ہیں۔ اب تونس کی مسلمان خواتین غیر مسلم سے بھی نکاح کا حق رکھتی ہیں۔[۴۸]

حاصل بحث:

تونس کے عائلی قوانین پر ایک نظر ڈالنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس مسلم ملک نے فرانس کے تسلط سے آزادی کے بعد جدت کا سفر اس تیزی سے طے کیا کہ صریح و منصوص اسلامی احکام کا بھی یکسر انکار کیا گیا ہے۔ مجلہ میں اسلامی احکام کی روح کے مقابلے میں ان مغربی مصنفین کی تنقیدوں کا زیادہ خیال رکھا گیا جو وہ اسلامی تعلیمات پر کرتے رہتے ہیں۔

احکام شرعیہ اگر اپنے ثبوت و دلالت میں قطعی ہوں تو ان کا انکار اسلام کی سرحدوں سے تجاوز کرنے لگتا ہے۔ آیت مبارکہ

فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ[۴۹]

اور جو عورتیں تمھیں پسند ہوں ان سے نکاح کر لیا کرو دو دو تین تین اور چار چار۔ یہ آیت مبارکہ قرآن کریم کی دیگر آیات کی طرح قطعی ہے اور اس کے الفاظ کی اپنے مدلول پر دلالت بھی قطعی ہے۔ یہ حکم نہ تو منسوخ ہے

اور نہ ہی موؤل نہ کوئی خاص گروہ اسی کا مخاطب ہے۔ جب تخصیص، تاویل اور تنسیخ کا سرے سے احتمال ہی نہیں تو اب محض تاریخیت کے ظنی اصول پر جو اسلامی روایت میں کبھی قابل قبول بھی نہیں ہوا، اس حکم صریح کی مخالفت کا کیا معنی ہے۔

دوسری طرف صورتحال یہ ہے کہ تونس کی خواتین میں دیگر مسلم ممالک کی خواتین کے برخلاف "ہجرت برائے روزگار" کا رجحان بہت زیادہ ہے اور یہ خواتین خوبرو ہونے کے باعث اکثر اپنی خوبصورتی کا خراج وصول کرتی ہیں۔ پھر اسی طرح مسلمان خاتون کسی غیر مسلم مرد کے نکاح میں نہیں آسکتی بلکہ اگر خاتون نو مسلم ہو تو اس کا نکاح فوراً فسخ کیا جائے گا۔ جیسے کہ امام بخاریؒ نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا یہ قول نقل کیا ہے:

إِذَا أَسْلَمَتِ النَّصْرَانِيَّةُ قَبْلَ زَوْجِهَا بِسَاعَةٍ حَرُمَتْ عَلَيْهِ[۸۰]

جب ایک عیسائی عورت اپنے خاوند سے ایک گھنٹہ پہلے اسلام لے آئی تو وہ عورت اس مرد پر حرام ہو گئی۔

چنانچہ یہ ائمہ کا متفق علیہ قول بلکہ اجماع ہے۔[۸۱]

جدت کی اس اندھی لہر نے سوائے مذہب سے آزادی کے اس ملک کو اور کچھ نہیں دیا جو دیگر گناہوں کی طرح ایک وقتی لذت کی حامل تو ہوتی ہے مگر دنیا و آخرت کے خسران کے سوا کچھ نہیں لاتی۔

حوالہ جات

۱۔ ڈاکٹر گستاؤلی بان (Gustave Le Bon) جو ڈاکٹر لی بان کے نام سے مشہور ہیں، ایک فرانسیسی مصنف اور دانشور تھے۔ ۱۸۴۱ء کو فرانس میں پیدا ہوئے۔ اپنی پہلی کتاب "انسان اور انسانی معاشر تیں، ان کی ابتدا اور تاریخ" کی تصنیف سے مشہور ہوگئے۔ آپ نے سوشیالوجی اور سیاسیات پر کئی کتابیں لکھیں ہیں۔ دیکھیے:
Gustave Le Bon Biography - Infos - Art Market
Retrieved March ۱۷, ۲۰۱۸, from http://www.gustave-le-bon.com/

۲۔ لی بان، گستاؤلی، ڈاکٹر، تمدن عرب، مترجم سید علی بلگرامی، الفیصل ناشران و تاجران کتب، غزنی سٹریٹ اردو بازار، لاہور، ص:۲۳۷

۳۔ یہ قانون دو کتابوں (حصوں) پر مشتمل ہے۔ اس میں کل ۱۵۷ دفعات تھیں۔ پہلی کتاب میں مناکحات کا ذکر ہے، جس میں چھ ابواب ہیں جو پیغام نکاح، اہلیت نکاح، عقد نکاح، کفو، مہر اور نفقہ کے متعلق ہیں۔ جبکہ دوسری کتاب (حصہ) میں متفرقات کا ذکر ہے، جو طلاق، تفریق اور عدت کے متعلق ہے۔ یہ قانون اگرچہ صرف نکاح اور طلاق کے احکام پر مبنی تھا اور دوسرے عائلی قوانین کا ذکر اس میں موجود نہیں تھا, لیکن مسلم ممالک میں عائلی قوانین کی تدوین کی طرف ایک ابتدائی قدم تھا۔ دیکھیے: عبدالرحمان الصابونی، الدکتور، نظام الاسرة و حل مشکلاتها فی ضوء الاسلام، دارالفکر، بیروت، ۲۰۰۱م، ص:۳۰

۴۔ تشوار حميدو زكية،الدكتورة،مصلحة المحضون في ضوء الفقه والقوانين الوضعية: دراسة نظرية وتطبيقية مقارنة، دار المنهل، ۲۰۰۸، ص:۱۵

۵ تورس : مع أئمة السنّة : المذهب الحنفي بتونس
Retrieved March 17, 2018, from
https://www.turess.com/alchourouk/565396

۶۔ فقہ مالکی کو بلاد مغرب میں کیوں پذیرائی حاصل ہوئی۔ اس کی کئی وجوہات بیان کی جاتی ہے لیکن بہتر توجیہ یہ ہے کہ چونکہ بلاد مغرب میں فقہ مالکی کے علماء پہنچے اور پھر ان کے تلامذہ کی وجہ سے فقہ مالکی وہاں پھیل گئی۔ یحی بن یحی اور سحنون بن سعید جیسے کبار مالکی علماء یہاں قاضی رہے۔ دیکھیے:
الإمام مالك - انتشار المذهب المالكي
Retrieved March 17, 2018, from http://www.ibnamin.com/malik.htm

7 .Tahir Mahmood, Personal law in Islamic country, Academy of Law and Religion, New Delhi, 1987, P- 151

۸۔ M. M. Charrad کا پورا نام Mounira M. Charrad ہے۔ ٹیکساس یونیورسٹی میں ایسوسی ایٹ پروفیسر ہیں۔ وہ انعام یافتہ خاتون مصنفہ ہیں۔ ہارورڈ یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی۔ ان کی مشہور کتاب States and Women's rights ہے۔ دیکھیے:
Mounira M. Charrad - UT College of Liberal Arts: - The University ofTexasRetrieved March ۱۷, ۲۰۱۸, from https://liberalarts.utexas.edu/sociology/faculty/charradm

۹ M. M. Charrad, Policy Shifts: State, Islam, andGender in Tunisia, ۱۹۳۰s-۱۹۹۰s
Social Politics Summer ۱۹۹۷, Oxford University Press, ۱۹۹۷, P-۲۸۹

۱۰۔ مدرسۃ الخلدونیہ تونس کے دارالخلافہ تیونس میں واقع ہے۔ اس کی بنیاد تونسی نوجوان بشیر صفر نے ۱۸۹۶ء میں رکھی۔ اس مدرسے کے قیام کا مقصد تونس کے نوجوانوں کو جدید تعلیم سے آراستہ کرنا تھا۔ اس کو فرانس کے ریذیڈنٹ جنرل کا

تعاون حاصل تھا۔ اسی طرح اس مدرسہ کے قیام کے وقت ایک تنظیم بھی جمعية الخلدونيه کے نام سے بنائی گئی۔ دیکھیے:
عامر علی الغرابی، الإمام عبدالحميد بن باديس ومنهجه في الدعوة من خلال اثاره في التفسير والحديث- الرسالة العلمية، المملكة العربية السعودية، جامعة ام القرى كلية الدعوة واصول الدين، مكة المكرمة، ۱۴۰۹ھ، ص: ۵۹

۱۱۔ مدرسة الصادقیہ کی بنیاد تونس کے وزیر خیر الدین نے ۱۸۷۳ء میں رکھی۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ تونس کے نوجوان دینی علوم کے ساتھ ساتھ عصری علوم کو بھی حاصل کرے۔ دیکھیے: احمد بن عبدالسلام، المدرسة الصادقية والصادقيون، المجمع التونسي للعلوم والاداب والفنون، بيت الحكمة، تونس، ۱۹۹۴م

۱۲۔ محمد الازہر الغربی، تونس رغم الاستعمار، دار المنهل، الاردن، ۲۱۰۳م، ص: ۱۱۳

۱۳ Arnold H. Green, The Tunisian Ulama ١٨٧٣-١٩١٥: Social Structure and Response to Ideological Currents, E. J. Brill, Leiden, ١٩٧٨, P-١٦٨

۱۴۔ الشباب التونسی کے سرکردہ رکن علی باش حمبہ تھے۔ علی باش ایک وکیل تھے۔ باش نے ترکی ہجرت کی اور ۱۹۱۸ء میں وہیں وفات پاگئے۔ دیکھیے: یوسف بن عبد الرحمٰن المرعشلی، نثر الجواهر والدرر في علماء القرن الرابع عشر، وبذيله: عقد الجوهر في علماء الربع الأول من القرن الخامس عشر، دار المعرفة، بيروت، ۲۰۰۶م، ص: ۱/ ۷۴۳

۱۵ محمود شاکر اسماعیل احمد یاغی الدکتور، تاريخ العالم الاسلامى الحديث والمعاصر قارة افريقيه، دار المريخ للنشر، الرياض، ۱۹۹۳م، ص: ۲/ ۱۰۴

۱۶۔ جمال الدین افغانی (۱۸۳۸ء-۱۸۹۷ء) افغانستان میں پیدا ہوئے۔ وحدت عالم سلام کے داعی تھے۔ آپ نے اسلامی ممالک کو مغربی اقتدار سے آزاد کرنے کی کوششیں کیں۔ اس مقصد کے لئے انہوں نے ہندوستان، مصر اور ترکی کا سفر کیا۔ پیرس سے العروة الوثقى کے نام سے عربی زبان میں ایک رسالہ جاری کیا۔ علامہ اقبال نے ان کی مساعی و نظریات کی بڑی تعریف کی ہے۔ دور جدید میں ان کی شخصیت متنازعہ قرار دی جارہی ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھیے:
اقبال ریویو، جمال الدین افغانی نمبر۔ اردو کی برقی کتابیں,
Retrieved December ٢, ٢٠١٧, from
http://kitaben.urdulibrary.org/Pages/Afghani.html
جمال الدین افغانی- تصویر کا دوسرا رخ. Al Waqia Magazine Retrieved December ٢, ٢٠١٧, from
https://alwaqiamagzine.wordpress.com/٢٠١٤/٠٢/١٦/sayyid-jamal-ad-din-al-afghani-the-another-face/

۱۷۔ شیخ محمد عبدہ (۱۸۴۹ء-۱۹۰۵ء) مصر کے عالم دین اور فقیہ تھے۔ مصر کے جامعہ ازھر سے فراغت کے بعد وہاں مدرس مقرر ہوئے۔ اس کے بعد مصر کی جدید تعلیم کی درسگاہ جامعہ قاہرہ میں استاد مقرر ہوئے۔ وحدت عالم اسلامی کے حامی تھے۔ جمال الدین افغانی کے افکار سے متاثر تھے۔ ۱۸۸۲ء میں مصر سے جلاوطن کیے گئے۔ تصانیف میں رسالة التوحید اور تفسیر المنار مشہور ہیں۔ تفصیل کے لئے دیکھیے:
'Abduh, Muhammad (١٨٤٩-١٩٠٥) - Islamic Philosophy Online
Retrieved December ٢, ٢٠١٧, from
http://www.muslimphilosophy.com/ip/rep/H٠٤٩

۱۸۔ شکیب ارسلان (۱۸۶۹ء- ۱۹۴۶ء) لبنان کے رہنے والے تھے۔ آپ شاعر اور ادیب تھے۔ امیر البیان کے لقب سے مشہور ہیں۔ آپ کو عربی، ترکی، فرانسیسی، اور جرمن زبان پر دسترس حاصل تھا۔ وحدت عالم اسلام کے داعی تھے۔ آپ کی تصانیف میں لماذا تأخر المسلمون وتقدم غيرهم اور عروة الاتحاد مشہور ہیں۔ تفصیل کے لئے دیکھیے:
العمامة - أمير البيان شكيب أرسلان في بلادنا
Retrieved December ٢, ٢٠١٧, from

http://www.al-amama.com/index.php?option=com_content&task=view&id=٩٦٨

۱۹۔ بشیر صفر (۱۸۶۵ء- ۱۹۱۷ء) تونس کے عظیم مصلحین میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ ابوالنھضۃ التونسیۃ کے لقب سے مشہور ہیں۔ تونس کے اصلاحی اخبار الحاضرۃ میں لکھتے تھے۔ تفصیل کے لئے دیکھیے: محمد صالح الھرماسی، تونس: عروبۃ متجذرۃ و دور متجدد، دار المنھل، اردن، ۲۱۰۲ء، ص: ۴۰؛ محمد الازہر الغربی، تونس رغم الاستعمار، دار المنھل ،الاردن، ۲۱۰۳م ، ص: ۱۳۴

۲۰ ثروت صولت، تونس—سیاسیز ندگیاور قومپرستیکادور، مجلہفکر و نظر، جلد ۲ نمبر ۱۲، سال ۱۹۶۵ء، ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام اباد، ص: ۷۵۵-۷۵۸

۲۱۔ ۲۵جولائی ۱۹۵۷ء کو ملک کا نام جمہوریہ تونس رکھا گیا۔ دیکھیے: مجلۃالأحوال الشخصیۃ، ص: ۲

۲۲۔ محمد الامین باشا بای(۱۸۸۱م-۱۹۶۲م) الامین بای کے نام سے بھی مشہور تھے۔ تونس میں حسینی خاندان (قائم شدہ ۱۷۰۵م) کے آخری حکمران تھے۔ آپ الحبیب باشا کے بیٹے تھے۔ ۱۹۴۳م کو تونس کے بادشاہ مقرر ہوئے اور ۱۹۵۷م بادشاہت سے معزول ہوگئے۔ آپ کی آخری زندگی مصائب سے بھری پڑی ہیں۔ دیکھیے:

محمد الأمين باي آخر بايات تونس - أرشيف مصر Retrieved March ٢٠, ٢٠١٨, from http://www.archivegypt.com/محمد-الأمين-باي-آخر-بايات-تونس

۲۳ احمد المستیری ۱۹۲۳ء کو تونس میں پیدا ہوئے۔ اپ وکالت کے پیشے سے وابستہ تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ سیاست میں بھی حصہ لیتے تھے۔ اپ تونس کے شہر المنستیر کے رہنے والے ہیں اسلئے اس کی نسبت سے آپ کو المنستیری کہتے ہیں۔ ۱۹۵۰ء میں تونس کے دستور پارٹی کے رکن بن گئے۔ ۱۴اپریل ۱۹۵۶ء کو تونس کے وزیر عدل وانصاف مقرر ہوئے۔ اپ کے چچانے جب اپ کو اس عہدے پر فائز ہونے پر ملامت کیا تو اس نے جواب دیا کہ میں نے الشیخ جعیط کے مرتب کردہ لائحہ الاحکام الشرعیۃ کو نافذ کرنے کے لئے یہ عہدہ قبول کیا۔ دیکھیے:

٤٠% من التونسيين يفضلون المستيري لرئاسة الحكومة - العربية.نت ...
Retrieved March ١٩, ٢٠١٨, from
https://www.alarabiya.net/ar/north-africa/tunisia/٢٠١٣/١١/٢١/٤٠-من-التونسيون-يفضلون-المستيرى-لرئاسة-الحكومة.html

٢٤ [PDF]مجلة الأحوال الشخصية
Retrieved March ١٩, ٢٠١٨, from
http://www.e-justice.tn/fileadmin/fichiers_site_arabe/codes_juridiques/code_statut_personel_ar_١_١٢_٢٠٠٩.pdf

۲۵۔ ساسی بن حلیمۃ، قانون مدنی، قانون الأحوال الشخصیۃ: محاضرات فی القانون المدنی، جامعۃ تونس المنار، کلیۃ الحقوق والعلوم السیاسیۃ بتونس، ص: ۶

۲۶۔ پروفیسر ایملگرامی Amel Grami یونیورسٹی آف منوبہ تونس میں پروفیسر ہیں۔ وہ عرب ممالک میں جنسی مساوات ، عورتوں کے خلاف تشدد میں دلچسپی رکھتی ہے۔ انہوں نے عرب ممالک میں حقوق نسواں کی ترقی کے حوالے سے کئی آرٹیکلز لکھے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ عورتوں کے متعلق اسلام میں سختی حضرت عمرؓ کی ایجاد اور وضع ہے۔ اسلامی قانون کے حوالے سے ان کی گفتگو خاصی متنازع ہے۔ دیکھیے:

University of Manouba Tunisia - Euro-Mediterranean Women's
Retrieved March ١٨, ٢٠١٨, from
https://www.euromedwomen.foundation/pg/en/profile/amelgrami;
Amel Grami - ثوابت الاسلام والدستور : امال قرامي --YouTube
Retrieved March ١٨, ٢٠١٨, from
https://www.youtube.com/watch?v=٧QGWchCzpyM

٢٧ Amel Grami (٢٠٠٨) Gender Equality in Tunisia, British Journal of Middle Eastern Studies, ٣٥:٣,P-٣٤٩

۲۸ نصوص مهداة إلى النساء الاتحاديات. الحداد: ليس لي أن أقول بتعدد الزوجات .
Retrieved November ۲۷, ۲۰۱۷, from
https://www.goud.ma/نصوص-مهداة-إلى-النساء-الاتحاديات-الحد-۵۶۶۰۸

۲۹ الزواج والطلاق والحجاب من وجهة نظر رواد التنوير الاسلامي في القرن العشرين .
Retrieved November ۲۷, ۲۰۱۷, from
https://www.altaghyeer.info/۲۰۱۴/۰۸/۰٤/الزواج-والطلاق-والحجاب-من-وجهة-نظر-روا

۳۰ طاهر حداد - المعرفة
Retrieved November ۲۷, ۲۰۱۷, from
https://marefa.org/طاهر_حداد

۳۱ الطاهر الحداد: علم من أعلام الدفاع عن حقوق المرأة في تونس | أصوات وآراء
Retrieved November ۲۷, ۲۰۱۷, from
http://blogs.worldbank.org/arabvoices/ar/tahar-haddad-towering-figure-womens-rights-tunisia

۳۲۔ تونس کے اسلامی معاشرے میں ان کے نظریات کو ابتدا میں کفر والحاد سے تعبیر کیا گیا۔ جامعہ زیتونہ کے ایک سکالر شیخ محمد صالح بن مراد نے اس کتاب کے جواب میں الحداد علی امرۃ الحداد نامی کتاب لکھی۔ اس کتاب میں اس نے طاہر حداد کی تصنیف کو امت مسلمہ کے لئے باعث عار قرار دیا۔ اسی طرح الشیخ عمر البری نے سیف الحق علی من لایری الحق نامی کتاب لکھی۔ تفصیل کے لئے دیکھیے:
طاهر حداد - المعرفة Retrieved November ۲۷, ۲۰۱۷, from
https://marefa.org/طاهر_حداد

۳۳۔ احمد بن ابی الضیاف (۱۸۰۲م-۱۸۷۴م) تونس کے ایک مورخ اور سیاسی شخصیت تھے۔ تونس کے وزیر خیر الدین کے معاون تھے۔ انہوں نے تونس کی سیاسی اصلاحات کے لئے کوششیں کیں۔ ان کے اساتذہ میں محمد بن الخوجہ، محمد الالی اور محمد المناعی مشہور ہیں۔ تاریخ میں ان کی کتاب اتحاف اہل الزمان بأخبار ملوک تونس وعہد الأمان ۸ جلدوں میں الدار العربیۃ تونس سے شائع ہوئیے۔ دیکھیے: الصادق الزمرلی، اعلام تونسیون، دار الغرب الاسلامی، بیروت، لبنان، الطبعۃ الاولی ۱۹۸۸ء، ص:۱۷- ۷۵؛
ابن أبي الضياف استثمر قربه من الحكام لتدوين الوقائع . "إتحاف أهل الزمان
Retrieved March ۱۹, ۲۰۱۸, from
http://daharchives.alhayat.com/issue_archive/Hayat%۲۰INT/۱۹۹۹/۳/۱/ابن-أبي-الضياف-استثمر-قربه-من-الحكام-لتدوين-الوقائع-إتحاف-أهل-الزمان-مرجع-اساسي-لفهم-تاريخ-تونس.html

۳۴۔ یہ رسالہ المصنف الشنوفی کی تحقیق کے ساتھ ۱۹۶۸ء میں شائع ہوئی۔ دیکھیے: محمد محفوظ (المتوفی: ۱۴۰۸ھ-)، تراجم المؤلفین التونسیین، دار الغرب الإسلامی، بیروت-لبنان، الطبعۃ: الثانیۃ، ۱۹۹۴م، ص: ۲۶۸/۳

۳۵ الشیخ محمد السنوسی (۱۸۵۱م -۱۹۰۰م) تونس کے ایک عظیم عالم اور مصلح تھے۔ جامعہ الزیتونہ سے سبق پڑھا۔ ۱۸۷۰سے ۱۸۸۷تک الجامع الاعظم میں مدرس رہے۔ جامعہ زیتونہ کے اکثر مدرسین اور شیوخ آپ کے شاگرد تھے۔ اسی طرح تونس کی عدالتوں کے اکثر قضاۃ آپ کے شاگرد تھے۔ ان کے چند تالیفات کے نام یہ ہیں:مجمع الدواوين التونسية، الرحلة الحجازية، الاستطلاعات الباريسية، مسامرة الظريف بحسن التعريف۔دیکھیے:
الشروق - اعلام الاصلاح:الشيخ محمد السنوسي۱۸۵۱م ۱۹۰۰ م
Retrieved March ۱۹, ۲۰۱۸, from
http://www.alchourouk.com/۱۱۸۶۶۲/۶۹۳/۱/اعلام-الاصلاح:الشيخ-محمد-السنوسي-۱۸۵۱م---۱۹۰۰م--.html

۳۶۔ محمد السنوسی کے اس رسالے کا عنوان تقتیق الاکمام عن حقوق المراۃ فی الإسلام ہے۔ یہ پیغام فرانسیسی زبان میں ان کے بیٹے محی الدین اور بھانجے عبدالقادر القبائلی نے کیا ہے۔ دیکھیے: تراجم المؤلفين التونسيين،ص:۷۹/۳

۳۷ مجلۃالأحوال الشخصیۃ: حداثۃ، مساواۃ، شراکۃ
Retrieved March ١٩, ٢٠١٨, from
http://www.csp.tn/ar/index.php?id=١١١٤؛

۳۸۔ شیخ محمد العزیز جعیط کا پورانام الشیخ جعیط عبدالعزیز تھا۔ ۱۸۸۶ء میں تونس میں پیدا ہوئے ایک علمی گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ جامعہ الزیتونہ سے پڑھا اور فراغت کے بعد وہیں تدریس شروع کی۔ ۱۹۱۹ء میں بطور مالکی مفتی تقرری ہوئی۔ ۱۹۴۵ء میں شیخ الاسلام للمذہب المالکی کا لقب پایا۔ ۱۹۴۷ء میں وزیر عدل وانصاف بن گئے۔ ۱۹۵۰ء میں اس سے مستعفی ہوگئے۔ ۱۹۶۰ء میں وفات پاگئے۔ آپ کے فتاوی جات زیادہ تر تیسیر اور مصلحت عامہ پر مبنی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے فتاوی جات کافی متنازعہ ہیں۔ دیکھیے:
شيخ الإسلام محمد العزيز جعيط | موقع الإسلام في تونس
Retrieved March ١٨, ٢٠١٨, from
http://islamentunisie.com/?p=٢٤٥٠

۳۹ الهمّ "النسوي" في الفكر الإصلاحي التونسي (الجزء الثاني) - الحوار نت
Retrieved March ١٨, ٢٠١٨, from
http://www.alhiwar.net/ShowNews.php?Tnd=٢٣٦٩٦

٤٠J. N. D. Anderson, The Tunisian Law of Personal Status, Source: The International and Comparative Law Quarterly, Vol. ٧, No. ٢ (Apr., ١٩٥٨), p-٢٦٤, (Available online at: http://www.jstor.org/stable/٧٥٥٤٩٨ Accessed: ٢٠-٠٣-٢٠١٨ ٠٤:٣٥ UTC)

۴۱۔ اس کا ایک نسخہ مطبعۃالارادۃ تونس سے شائع ہوا ہے۔ اس حصے میں صرف عائلی قوانین کا ذکر ہے۔ جبکہ پورا مجلّہ شائع نہیں ہوا ہے۔ البتہ حکومت کی تحویل میں موجود ہے۔ اس حصے کی پی ڈی ایف کاپی اس لنک پر موجود ہے:
جعيط - لائحة مجلة الأحكام الشرعية_ قسم أحكام الأحوال الشخصية_ الشيخ .
Retrieved March ١٨, ٢٠١٨, from :http://www.abdelmagidzarrouki.com/٢٠١٣-٠٥-٠٦-١٤-٤٥-٣٦/viewdownload/٣٢٩-/٦٦٧٦٦-

۴۲ الصاوي المالكي، أبو العباس أحمد بن محمد الخلوتي ،بلغة السالك لأقرب المسالك المعروف بحاشية الصاوي على الشرح الصغير دار المعارف،مصر، ص:٣٤٨/٢

۴۳ ابن عابدين، محمد أمين بن عمر بن عبد العزيز عابدين الدمشقي الحنفي، رد المحتار على الدر المختار،دار الفكر-بيروت،الطبعة: الثانية، ١٤١٢هـ - ١٩٩٢م،ص:١٥٣/٣

٤٤ [PDF]مجلةالأحوالالشخصية
Retrieved March ١٩, ٢٠١٨, from
http://www.e-justice.tn/fileadmin/fichiers_site_arabe/codes_juridiques/code_ statut_personel_ar_١_١٢_٢٠٠٩.pdf

۴۵۔ الشیخ محمد جعیط کے مرتب کردہ لائحۃالاحکام الشرعیۃ میں تعدد ازواج کی ممانعت کا ذکر نہیں۔ اسی طرح طلاق کے بارے بھی یہ مذکور نہیں ہے کہ قاضی کی موجودگی میں شوہر طلاق دے گا۔ دیکھیے: جعط - لائحۃ محلۃ الأحکام الشرعۃ، مطعۃالارادۃ تونس

۴۶۔ J. N. D. Anderson(١٩٠٨-١٩٩٤) کا پورا نام Sir James Norman Dalrymple Anderson تھا۔ عیسائی مشنری اور ایک ذہن ایجنٹ تھے۔ مختلف اسلامی حکومتوں کے مشیر رہے۔ برطانیہ میں لارنس کالج اور کیمبرج یونیورسٹی سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۱۹۳۲ء میں مصر چلے گئے اور بطور مشنری وہاں ۸ سال گزارے۔ جس کے دوران عربی زبان سیکھی۔ اسلامی قانون پر ان کی کتاب Islamic Law in the Modern World مشہور ہے۔ دیکھیے:
Norman Anderson and the Christian Mission to Modernise Islam ..
Retrieved March ٢١, ٢٠١٨, from

https://www.hurstpublishers.com/book/norman-anderson-christian-mission-modernise-islam/

۴۷ J. N. D. Anderson, The Tunisian Law of Personal Status, P-٢٦٦

۴۸۔ جسٹس Sandra Day O'Connor ۱۹۳۰ء کو ٹیکساس میں پیدا ہوئی۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں سپریم کورٹ کے ایسوسی ایٹ جج رہ چکی ہے۔ ۲۴سال سروس کے بعد ۲۰۰۶میں سپریم کورٹ سے ریٹائرڈ ہوگئی۔ امریکہ کی تاریخ میں اس عہدے پر کام کرنے والی اولین خاتون شمار ہوتی ہے۔ دیکھیے:

Sandra Day O'Connor Biography - Biography
Retrieved March ٢٣, ٢٠١٨, from
https://www.biography.com/people/sandra-day-oconnor-٩٤٢٦٨٣٤

۴۹ Mounira M. Charrad , FAMILY LAW REFORMS IN THE ARAB WORLD:
TUNISIA and MOROCCO, Report for theUnited NationsDepartment of Economic and Social Affairs (UNDESA)Division for Social Policy and DevelopmentExpert Group Meeting, New York, ١٥ – ١٧ May ٢٠١٢,P-٢

۵۰... وكالة أخبار المرأة: الهمّ "النسوي" في الفكر الإصلاحي التونسي ---- (القرن
Retrieved March ٢٥, ٢٠١٨, from
http://wonews.net/ar/index.php?ajax=preview&id=١٤٣٣

۵۱۔ تلفیق Patching کا لغوی معنی کپڑے کے ایک ٹکڑے کو دوسرے کے ساتھ سی دینا۔ عرب لفقت الثوب اس وقت بولتے ہیں جب کوئی کپڑے کے ایک ٹکڑے دوسرے ٹکڑے کے ساتھ دی دے۔ دیکھیے: ابن الهمام، كمال الدين محمد بن عبد الواحد، فتح القدير،دار الفكر،بيروت، ص:١٣٥/٦؛ لسان العرب،،ص:٣٣٠/١٠

۵۲۔ پروفیسر JOHN L. ESPOSITO جارج ٹاون یونیورسٹی میں شہزادہ ولید بن طلال سنٹر میں مذہب، بین الاقوامی تعلقات، اور اسلامیات کے استاد ہیں۔ ۴۵ سے زیادہ کتابوں کے مصنف ہیں۔ ان کے چند تصانیف کے نام یہ ہیں: The Future of Islam,Who Speaks for Islam? What Everyone Needs to Know about Islam, تفصیل کے لئے دیکھیے:

John L. Esposito
Retrieved March ٢٤, ٢٠١٨, from
https://www.sfcg.org/wp-content/uploads/bios/esposito.html

۵۳ John L. Esposito and Natana J. DeLong-Bas، Women in Muslim Family Law, Syracuse University Press, Syracuse, New York, ٢٠٠١, P-٦٧

۵۴۔ عبدالباسط خان، ڈاکٹر، جدید فقہی مسائل اور فقہائے پاکوہند کے اجتہادات، شیخ زاید اسلامک سنٹر، پنجاب یونیورسٹی لاہور، ص: ۲۳

۵۵۔ الغزالي، أبو حامد محمد بن محمد الطوسي ،المستصفى،تحقيق: محمد عبد السلام عبد الشافي، دار الكتب العلمية،الطبعة: الأولى، ١٤١٣هـ - ١٩٩٣م،ص:٣٧٤/١

۵۶۔القرافي، أبو العباس شهاب الدين أحمد بن إدريس بن عبد الرحمن المالكي ،شرح تنقيح الفصول،المحقق: طه عبد الرؤوف سعد،شركة الطباعة الفنية المتحدة،الطبعة: الأولى، ١٣٩٣ هـ - ١٩٧٣ م،ص:٤٤٨/١

۵۷۔ حاتم باى، الدكتور، الأصول الاجتهادية التي يبني عليها المذهب المالكي، الوعي الإسلامي، كويت، ٢٠١١،ص: ٤١٦

۵۸۔ محمود احمد غازی، ڈاکٹر، محاضرات فقہ، ساتواں خطبہ، مقاصد شریعت اور اجتہاد، الفیصل ناشران و تاجران کتب، اردو بازار لاہور، ص: ۲۹۵

۵۹۔ طاہر حداد (۱۸۹۹ء-۱۹۳۵ء) کا پورا نام طاہر بن علی بن بلقاسم الحداد تھا۔ تونس کے دارالخلافہ تیونس میں پیدا ہوئے۔ قرآن کریم حفظ کرنے کے بعد جامع الزیتونہ میں داخلہ لیا لیکن وہاں پڑھائی مکمل نہ کرسکا۔ مدرسہ سے نکلنے کے بعد مختلف اخبارات کے لئے لکھتے رہے۔ اپنے متنازعہ آراء کی بناپر جب ۱۹۳۵ء میں وفات پاگئے تو ان کے جنازہ میں سوائے دوستوں اور رشتہ داروں کے کسی نے شرکت نہیں کی۔ دیکھیے:

الطاهر الحداد.. المسيرة والأثر - الجزيرة.نت
Retrieved April ١, ٢٠١٨, from
http://www.aljazeera.net/news/cultureandart/٢٠١٥/١٢/١٤/الطاهر-الحداد-المسيرة-والأثر

۶۰۔ محمد الطاهر بن محمد بن محمد الطاهر بن عاشور التونسي، مقاصد الشريعة الإسلامية، المحقق: محمد الحبيب ابن الخوجة، وزارة الأوقاف والشؤون الإسلامية، قطر، ١٤٢٥ هـ - ٢٠٠٤ م، ص: ٢/٢١

۶۱۔ ڈاکٹر محمود احمد غازی ۱۸ ستمبر ۱۹۵۰ء کو پیدا ہوئے۔ آپ نے سب سے پہلے قرآن حفظ کیا اس کے بعد والد صاحب سے تھوڑی فارسی پڑھی۔ کراچی کے بڑے تعلیمی ادارے جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن میں بھی کچھ عرصے زیر تعلیم رہے۔ وہاں سے والد حافظ محمد احمد صاحب کے ساتھ اسلام آباد منتقل ہو گئے۔ ۱۹۷۲ء میں جامعہ پنجاب سے ماسٹر کیا، اور پھر اسی یونیورسٹی سے آپ نے پی ایچ ڈی کی سند حاصل کی۔ آپ وفاقی وزیر مذہبی امور۔ صدر بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد۔ ڈائریکٹر جنرل شریعہ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کے عہدوں پر فائز رہے۔ ڈاکٹر صاحب کا سلسلہ محاضرات بڑا مقبول ہوا۔ جس کی چھ جلدیں اہل علم کو متاثر کرچکی ہیں۔ ان میں سے ہر جلد ۱۲ خطبوں پر مشتمل ہے، جن کے موضوعات یہ ہیں: قرآن، حدیث، سیرت، فقہ، شریعت، معیشت و تجارت، ڈاکٹر محمود احمد غازی کا ۲۶ ستمبر ۲۰۱۰ء کو انتقال ہوا۔ دیکھیے:

ماہنامہ الشریعہ، گوجرانوالہ، جلد ۲۲، شمارہ نمبر ۲،۱، جنوری/فروری، ۲۰۱۱، خصوصی اشاعت بیاد ڈاکٹر محمود احمد غازی، ص: ۱۸-۲۵

۶۲۔ محمود احمد غازی، ڈاکٹر، خطباتِ کراچی، زوار اکیڈمی پبلی کیشنز، کراچی، اے۔۴/۱۷، ناظم آباد نمبر ۴، کراچی، ص: ۱۲۱

۶۳ Tyler Dickovick, Africa ٢٠١٢, G - Reference,Information and Interdisciplinary Subjects Series, World Today Series. Africa, Rowman & Littlefield, ٢٠١٢, P-٦٣;A Guide to the Tunisian Legal System - GlobaLex,
Retrieved November ٢٠, ٢٠١٧, from
http://www.nyulawglobal.org/globalex/Tunisia.html

٦۴. الهمّ "النسوي" في الفكر الإصلاحي التونسي (الجزء الثاني) - الحوار نت
Retrieved March ٢١, ٢٠١٨, from
http://www.alhiwar.net/ShowNews.php?Tnd=٢٣٦٩٦

۶۵۔ J. N. D. Anderson (۱۹۰۸-۱۹۹۴) کا پورا نام Sir James Norman Dalrymple Anderson تھا ۔عیسائی مشنری اور ایک ذہین ایجنٹ تھے ۔ مختلف اسلامی حکومتوں کے مشیر رہے۔ برطانیہ میں لارنس کالج اور کیمبرج یونیورسٹی سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۱۹۳۲ء میں مصر چلے گئے اور بطور مشنری وہاں ۸ سال گزارے ۔ جس کے دوران عربی زبان سیکھی۔ اسلامی قانون پر ان کی کتاب Islamic Law in the Modern World مشہور ہے۔ دیکھیے:

Norman Anderson and the Christian Mission to Modernise Islam ..
Retrieved March ٢١, ٢٠١٨, from
https://www.hurstpublishers.com/book/norman-anderson-christian-mission-modernise-islam/

۶۶- J. N. D. Anderson, The Tunisian Law of Personal Status, P-٢٦٦

۶۷۔ متبنّٰی کا مطب ہے کسی دوسرے شخص کی اولاد کو اپنی اولاد بنانا جس کو عرف عام میں لے پالک کہتے ہیں۔ یہ رواج دور جاہلیت میں بعثت نبوی سے قبل تھا، جو شخص اپنے بچے کے علاوہ کسی کو منہ بولا بیٹا بناتا تو اسے اپنی جانب منسوب کرتا، اسے وراثت میں حصہ دیتا، اور اپنی بیوی اور بیٹیوں سے خلوت کی اجازت دیتا، اور باپ پر اپنے لے پالک کی بیوی حرام ہوتی۔ خلاصہ کلام یہ کہ لے پالک اولاد تمام معاملات میں حقیقی اولاد کی طرح سمجھی جاتی تھی، اسلام نے اس رسم کا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر دیا۔ دیکھیے: الأحزاب ٣٣: ٥؛محمد الطاهر بن محمد بن محمد الطاهر بن عاشور التونسي، التحرير والتنوير «تحرير المعنى السديد ، الدار التونسية للنشر – تونس، ١٩٨٤ هـ،ص: ٢٦٣/٢١، ٢٦٣

۶۸۔ قانون مدني، قانون الأحوال الشخصية: محاضرات في القانون المدني،ص:٨

۶۹ - مجلة الأحوال الشخصية تطورات Avocat Tunisie, Avocat en Tunisie
Retrieved March ٢١, ٢٠١٨, from http://maitreimennasri.over-blog.com/article-٦١٠٩٢٩٧٧.html

۷۰. Fatima Sadiqi, Moha Ennaji, Women in the Middle East and North Africa: Agents of Change, Routledge, ٢٠١٣, P-١٠٨; Kathryn M. Yount, Hoda Rashad, Family in the Middle East: Ideational Change in Egypt, Iran and Tunisia, Routledge, ٢٠٠٨, P-١٢٠

۷۱ Zahia Smail Salhi, Gender and Diversity in the Middle East and North Africa, Routledge, ٢٠١٣, P- ٥٩

۷۲ مجلة الأحوال الشخصية | بوابة-التشريع.تونس

Retrieved November ٢٠, ٢٠١٧, from
http://www.legislation.tn/affich-code/Code-du-statut-personnel٩٥

۷۳۔فرنک فرانس کی کرنسی ہے دولاکھ چالیس ہزار فرنک ۴۳۱۰۴ یوایس ڈالر کے برابر ہے۔ دیکھیے:

FRF | French Franc | OANDA, Retrieved November ٢٠, ٢٠١٧, from
https://www.oanda.com/currency/iso-currency-codes/FRF

۷۴مجلة الأحوال الشخصية | بوابة-التشريع.تونس

Retrieved November ٢٠, ٢٠١٧, from
http://www.legislation.tn/affich-code/Code-du-statut-personnel__٩٥

۷۵ The International Bank for Reconstruction and Development / The World Bank ١٨١٨ H Street NW Washington DC ٢٠٤٣٣ ,world development report ٢٠١٢: Gender Equality and Development, P-٣٥٣

۷۶۔ المجلة الأحوال الشخصية، الكتاب الخامس، الفصل ٥٦، ص:١٣ (مجلّہ آن لائن کاپی کے لئے دیکھیے):

مجلةالأحوالالشخصية[PDF]

Retrieved March ١٩, ٢٠١٨, from
http://www.e-justice.tn/fileadmin/fichiers_site_arabe/codes_juridiques/code_ statut_personel_ar_١_١٢_٢٠٠٩.pdf

۷۷مجلة الأحوال الشخصية | بوابة-التشريع.تونس

Retrieved March ٢١, ٢٠١٨, from
http://www.legislation.tn/affich-code/Code-du-statut-personnel_٩٥

۷۸. تونس تلغي قانونا يحظر زواج المسلمة بغير المسلم - الجزيرة.نت

Retrieved April ٨, ٢٠١٨, from
http://www.aljazeera.net/news/arabic/٢٠١٧/٩/١٤/تونس-تلغي-قانونا-يحظر-زواج-المسلمة-بغير-المسلم

۷۹۔ النساء ٤: ٣

۸۰۔ البخارى ، محمد بن اسماعيل، الجامع الصحيح ، كتاب النكاح، باب بَابُ إِذَا أَسْلَمَتِ المُشْرِكَةُ أَوِ النَّصْرَانِيَّةُ تَحْتَ الذِّمِّيِّ أَوِ الحَرْبِيِّ، دارطوق النجاة، ١٤٢٢هـ، ص:٤٩/٧

۸۱۔ جدید فقہی مسائل اور فقہائے پاکوہند کے اجتہادات، ص:۲۸۸